## سوال

(41) چاند گرہن اور سورج گرہن کی نماز

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زمانہ قدیم میں یہ عقیدہ تھا کہ چاند گرہن یا سورج گرہن خدا کے غیظ و غضب کی علامت ہے۔ بندوں کی نافرمانی جب زیادہ بڑھ جاتی ہے تو ایسی چیزیں خدا کا غضب ظاہر کرنے کےلیے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ لیکن آج جبکہ سائنس کافی ترقی کرچکا ہے علم فلکیات کا طالب علم اور سارے ہی لوگ جانتے ہیں کہ سورج گرہن یا چاند گرہن کا سبب خدا کا غیظ و غضب نہیں بلکہ یہ ایک نہایت معمولی واقعہ ہوتا ہے جوکہ بعض تغیرات کی وجہ سے رونما ہوتا ہے سائنس اتنا ترقی کرچکا ہے کہ ہمیں کافی پہلے سے خبر ہوجاتی ہے کہ سورج یا چاند گرہن کب کہاں اور کتنی دیر کےلیے ہوگا۔ کیا واقعی ایسی صورت میں نماز پڑھنا گرہن کوٹال سکتا ہے؟ براہ مہربانی چاند اور سورج گرہن کے موقع پر جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کی حکمت سے آگاہ کریں کیونکہ دشمنان اسلام نے اسے تضحیک کا ذریعہ بنالیا ہے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چاند گرہن یا سورج گرہن کی نماز کا تذکرہ قرآن نہیں بلکہ حدیث میں ہے۔ سن 10ھ میں جب سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ نماز ادا کی اور گرہن ختم ہونے تک نماز پڑھتے رہے۔ کسی بھی صحیح حدیث میں یہ تذکرہ نہیں ہے کہ چاند یا سورج گرہن خدا کے غیظ و غضب کی علامت ہے۔ اگر واقعتہً گرہن خدا کے غیظ غضب کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتا تو اسے مکی دور میں ضرور ہونا چاہیے تھا جبکہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانی اپنے عروج پر تھی سورج گرہن سن 10ھ میں ہوا جبکہ مکہ فتح ہوچکا تھا اور جوق درجوق لوگ اسلام میں داخل ہورہے تھے۔ یہ تو خدا کی خوشنودی کا موقع تھا۔

زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ گرہن ایک طبعی تبدیلی ہے جوکہ کسی عظیم شخصیت کی وفات پر رونما ہوتی ہے یہ محض اتفاق تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کےبیٹے ابراہیم کی وفات کے دن ہی سورج گرہن ہوا۔ لوگوں نے کہنا شروع کردیا کہ ابراہیم کی موت پر آج سورج بھی سوگوار ہے اور اسی وجہ سے اس پر گرہن ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کوجمع کرکے ایک تقریر کی اور اس باطل عقیدہ کی تردید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ سورج گرہن یا چاند گرہن یا تاروں کا ٹوٹنا کسی عظیم شخصیت کی موت کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے یقیناً ان کا عقیدہ باطل ہے۔ یہ تو اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جس پر اللہ کی عبادت کرنی چاہیے۔"

بخاری شریف کی روایت ہے۔

"انکسفتِ الشمسُ یومَ ماتَ اِبراہیمُ، فقال الناسُ : انکسفتْ لموتِ اِبراہیمَ   فقال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہ وسلم : اِنَّ الشمسَ والقمرَ آیتانِ من آیاتِ اللہ، لا یَنکسِفانِ لموتِ اَحدٍ ولا لحیاتِہ؛ فاِذا رَاَیتُموہما فادْعُوا اللہَ وصَلُّوا، حتَّی یَنجلِیَ"

''جس دن ابراہیم کا انتقال ہوا اسی دن سورج گرہن ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ ابراہیم کی موت کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ چاند اور سورج اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں ان دونوں کا گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نمودار نہیں ہوتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور گرہن ختم ہونے تک نماز پڑھو۔''

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت ہے :

"لاَ یَنکَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلکِنَّ اللہَ تَعَالَی یُخَوِّفُ بِہَا عِبَادَہُ"

''ان دونوں کا گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ اپنے بندوں کو اس کے ذریعہ ڈراتا ہے''

حدیث کے یہی الفاظ یعنی "اللہ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے "یا" (؟) کے ختم ہونے تک نماز پڑھتے رہا کرو۔'' وہ الفاظ ہیں جنھیں دشمنان اسلام نے تضحیک اور تمسخر کا نشانہ بنا لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ تو ایک طبعی عمل ہے جیسے کہ دوسرے طبیعی عمل ہیں پھر صرف گرہن کے موقعے پر نمازیں کیوں پڑھی جائیں؟ ان کے ذریعے بندوں کو ڈرانا کیسا؟ اور دعائیں کیوں مانگی جائیں؟ وغیرہ۔

بے شبہ یہ ایک طبیعی عمل ہے جو اپنے وقت مقررہ پر ظاہر ہوتا ہے۔ نہ وقت سے پہلے اور نہ وقت کے بعد، کائنات کی ان تمام طبیعی حرکتوں کی طرح ان کا ظہور اللہ کے بنائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنے مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔ اس کائنات میں جو چیز بھی وقوع پذیر ہوتی ہے، خدا کی مرضی سے ہوتی ہے۔ البتہ ان طبیعی حرکتوں اور سرگرمیوں میں جب کوئی بڑی تبدیلی رونما ہوتی ہے تو یقیناً ایسا ہوتا ہے جب خدا کی قدرت و عظمت کا خاص طور سے احساس ہو۔ اس احساس کے نتیجے میں جسم اور دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ ہونٹوں پر دعائیں ہوں اور دل اللہ کی عظمت و کبریائی کے احساس سے تھر تھر کانپ رہا ہو۔ اور یہی وہ جذبہ ہے جس کی طرف حدیث میں اشارہ ہے۔ خدا کی عظمت و کبریائی کا احساس صرف گرہن کے موقعے پر ہی نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بہت ساری طبیعی تبدیلیوں اور تغیرات پر ہمیں اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ہم خدا کی عظمت کا احساس کریں۔ اس سے دعائیں مانگیں اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ مثلاً :

1۔ صبح ہونے یا شام ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے۔

"اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ : اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوتُ وَاِلَیکَ النُّشُوْرُ"

''جب صبح ہو تو تم میں سے ہر ایک کو یہ کہنا چاہیے کہا اے اللہ! ہم نے تیری وجہ سے صبح کی اور تیری وجہ سے رات کی۔ تیری وجہ سے زندہ ہیں اور تیری وجہ سے مرجائیں گے۔ اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔''

جب شام ہو تو ان الفاظ کا اعادہ کرے۔

2۔ ہواؤں کے چلنے اور بادل کے چھانے پر عائشہ کی روایت ہے کہ جب ہوا چلتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ خَیْرَہَا، وَخَیْرِ مَا فِیھَا، وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہِ"

''اے اللہ میں تجھی سے اس کی اور اس کے اندرون جو بھلائی ہو طلب کرتا ہوں اور یہ ہوا جو چیز دے کر بھیجی گئی ہے اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے اندرونی شر سے اور جو چیز دے کر یہ ہوا بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔

3۔ پہلی تاریخ کا چاند دیکھنے پر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی تاریخ کا چاند دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :

"اللّٰھم أَہِلَّہٗ علَیْنَا بِالأَمْنِ والإِیمَانِ، وَالسَّلامَۃِ والإِسْلامِ، رَبِّی وربُّکَ اللّٰہ"

اے اللہ اس چاند کو تو ہمارے لیے امن وایمان اور سلامتی کا پیام بنا اور جن کاموں سے تو خوش ہو ان کی توفیق کا ذریعہ بنا۔ ہمارا اور اس چاند کا رب اللہ ہی ہے۔

اسی طرح متعدد دعائیں اور اذکار ہیں جو متعدد موقعوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے اور ہمیں اس کی تعلیم دی ہے۔ مثلاً سونے کے وقت جاگنے کے وقت کھانے پینے کے وقت نیا کپڑا پہننے پر سواری پر سوار ہوتے وقت وغیرہ وغیرہ۔

ان دعاؤں کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا دل ودماغ اللہ تعالیٰ کی طرف مائل رہے اور اللہ کو بھول نہ جائے۔ جب صبح وشام جیسی روزمرہ کی تبدیلیوں پر ہمیں دعاؤں کی تعلیم دی گئی ہے تو چاند اور سورج گرہن جو سالوں بعد پیش آتے ہیں ان موقعوں پر ہمیں صرف دعاؤں پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے بلکہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ نوافل کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

ایک مؤمن ان طبیعی تبدیلیوں کو صرف ان ہی انکھوں سے نہیں دیکھتا جن سے عام دنیا والے دیکھتے ہیں بلکہ وہ عبرت کی نگاہوں سے انہیں دیکھتا ہے۔ خدا کی لامحدود قوت و حکمت کا اسے احساس ہوتا ہے اور اس احساس کے تحت وہ اللہ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔

چاند اور سورج گرہن میں مزید ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ یہ گرہن قیامت کی یاددلاتا ہے اس کائنات کے ختم ہونے کی یاددلاتا رہتا ہے کیوں کہ اس تمام کائنات کی طرح یہ سورج اور چاند بھی فانی ہیں ان میں وقوع پذیر تبدیلیوں پر بندہ مومن عبرت کی نگاہیں ڈالتا ہے۔ آج کے حالات سے کل کی باتوں کو محسوس کرتا ہے۔ قرب قیامت کا احساس اس کے دل میں جاگزیں ہوتا ہے اور یوں وہ قیامت کی تیاریوں میں مشغول ہوجاتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المنقذ من الضلال" میں لکھا ہے کہ :

''یہ گمان کرنا نہایت غلط ہے کہ اسلام ان علوم حدیثہ کا انکار کرتا ہے شریعت میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان جدید علوم سے نفی یا اثبات کے طور پر تعرض کرتی ہو۔ اور نہ ان جدید علوم میں ہی کوئی ایسی بات ہے جو اسلامی اصول کے خلاف ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ یوسف القرضاوی

## طہارت اور نماز، جلد: 1، صفحہ: 134

### محدث فتویٰ